سنہ ۱۳۰۹

فی قصص عبرۃ لاولی الالباب

[illegible] المنۃ کہ درین زمان میمنت اقتران و
اوان سعادت توامان این کارنامہ نادر وقعات عجیبہ یعنی

تواریخ عجیبہ

موسوم بہ

سوانح احمدی

مؤلفہ جناب منشی محمد جعفر صاحب تھانیسری بعد از تالیف و تصحیح تمام
جناب مولوی امجد علی صاحب دہلوی سلمہ اللہ القوی

در مطبع فاروقی دہلی باہتمام
محمد معظم طبع شد

CHECKED

قیمت فی جلد [illegible] جلد ۱۰۰۰ ۱۰۱

سیکھنا منظور نہین ہے جس سے میرے توکل مین فرق آجائے اور مین اُس فن پر بھروسہ کرکے خدا سے غافل ہو جاؤن پھر آپنے پوچھا کہ یہ سونا اصلی ہے یا قلبی اُسنے کہا کہ اصلی تو نہین ہے مگر ایسا قلبی ہے کہ ہزارون تاؤ پر بھی بڑے بڑے نقاد اور پرکھنے والون کو اُسکا قلبی ہونا معلوم نہین ہوتا - انہین ایام مین کہ جب آپ لشکر نواب امیر خانصاحب مین رونق افروز تھے ایک رات کو آپ واسطے ادائے عبادت الٰہی کے جنگل مین چلے گئے کہ وہان بفراغت تمام یاد الٰہی مین مشغول رہین وہان جاکر دیکھا کہ جنگل مین ایک مکان کے اندر سے رونے کی آواز آرہی ہے آپ وہان تشریف لیگئے اور جاکر دیکھا کہ ایک مُردہ ایک چارپائی پر پڑا ہے اور ایک بُڑھیا عورت اُسکے نزدیک بیٹھی ہوئی نہایت زار زار رو رہی ہے آپنے اُسکا حال پوچھا تب اُس عورت نے کہا کہ یہ مردہ میرا بیٹا ہے آج یہ مرگیا مگر نہ معلوم اُسکے بدن مین کیا بلا گھس گئی ہے یہ مُردہ گاہے چارپائی پر بیٹھ جاتا ہے اور کبھی روتا اور کبھی ہنستا ہے اور گاہے ناچنے لگتا ہے اسواسطے مارے ڈر کے مین قریب مرگ ہو رہی ہون اور میرے اقربا یہان سے نزدیک ایک گانون مین رہتے ہین اگر کوئی جوانمرد آجکی رات اِس مُردے کے پاس رہے تو مین اپنی بستی مین جاکر علی الصباح اپنے خویش واقارب کو مع اسباب تجہیز تکفین لیکر آجاؤن اور اُسکو دفن کرادون تب سید صاحبنے اُس عورت سے فرمایا کہ تو جا اور اپنے خویش واقارب اور سامان تجہیز تکفین کو لیکر صبح کو آجا آجکی رات مین اُس مُردے کی نگہبانی کرونگا وہ عورت آپکا شکریہ ادا کرکے وہانسے چلی گئی اور آپ اُس مُردے کی چارپائی کے نزدیک اپنا مُصلّا بچھاکر نماز پڑھنے لگے اور جب وہ مردہ اُٹھنے کو چاہتا تھا تو آپ گھُرک دیتے تھے کہ چُپ ہوکر پڑا رہ صبح تک وہ مردہ مع اُس بلا کے جو اُسمین گھسی تھی کروٹین نہ لیکر چُپ چاپ پڑا رہا بعد طلوع آفتاب کے وہ عورت مع اپنے عزیزون کے وہان آگئی اور اُسکی تجہیز وتکفین کراکے سید صاحب وہانسے رخصت ہوکر اپنے قیامگاہ کو تشریف لے آئے انہین ایام دوڑ دھوپ مین نواب امیر خانصاحب کے لشکر کے سوار اپنے سفر اور حضر مین جہان موقع پاتے کسانون اور کاشتکارون کے کھیتون کو اپنے گھوڑون سے چرواکر تباہ کردیا کرتے تھے مگر سید صاحب اپنے گھوڑے کو نہ چرواتے ایک روز کا ذکر ہے کہ سید صاحب کی غیر حاضری مین آپکے ہمراہیون نے اپنے گھوڑون کے ساتھ آپکے گھوڑے کو بھی چرنے کے واسطے کھیتون مین چھوڑدیا مگر شان الٰہی سے آپکے گھوڑے نے اُس کھیت مین اپنا مونھ بھی نہ ڈالا اور چُپ کھڑا رہا لوگ دیکھکر حیران ہوگئے اور کہنے لگے کہ پرہیزگار کا گھوڑا بھی پرہیزگار ہے ایک روز کا ذکر ہے کہ جب لشکر نواب امیر خان مرحوم سرکار انگریزی کے لشکر سے لڑ رہا تھا دونو طرف سے توپ اور بندوق چل رہی تھین اُسوقت سید صاحب اپنے خیمہ مین تشریف رکھتے تھے آپنے اپنا گھوڑا تیار کرایا اور اُسپر سوار ہوکر عین وقت جنگ اپنے لشکر مین آئے

ایک بھوت گھسی ہوئی لاش کو رات بھر آپکا نگاہبانی کرنا

آپکے گھوڑیکا چوریکی گھاس نہ کہانا

جنرل فوج انگریزی کو

ہلود ہو کر شامل ہوا کے دونوں لشکروں کو چیرتے ہوئے اُس مقام پر پہونچ گئے جہاں سپہ سالار فوج انگریزی کا مع اپنے مصاحبوں کے کھڑا تھا پس ہاتھ نے اُس سپہ سالار کو ساتھ لیکر پھر دونوں لشکروں کو چیرتے ہوئے اپنے خیمہ تک چلے آئے یہاں آکر تھوڑی سی بات چیت کے بعد سپہ سالار مذکور نے عہد کر لیا کہ میں ابھی مع اپنے لشکر کو مقابلہ نواب امیر خانصاحب سے واپس لیجاؤنگا اور پھر مقابلہ کو نہ آؤنگا بلکہ جہانتک ممکن ہوگا اپنی سرکار کو اس بات پر مجبور کرونگا کہ نواب امیر خانصاحب سے صلح کرے اس واقعہ کے بعد پھر سرکار انگریزی اور نواب امیر خان میں جنگ نہیں ہوئی بلکہ صلح کی بات چیت اور رسل رسائل شروع ہو گئے اور بعہد لارڈ ہیسٹنگ صاحب بہادر وائسرائے ہند ٹونک کا ملک نواب صاحب کو دیکر صلح کی گئی - ابھی صلح کی بات چیت طے نہیں ہوئی تھی کہ سید صاحب بعد قیام سات برس کے پھر لشکر نواب امیر خانصاحب سے جدا ہوکر دوبارہ سنہ ۱۲۳۱ھ میں رونق افروز دہلی ہو گئے - نواب امیر خان صاحب نے سید صاحب کی روانگی کے وقت نواب وزیر الدولہ بہادر اپنے صاحبزادہ کو ہمراہ رکاب کر دیا تھا کہ وہ دہلی تک آپکے ساتھ آئے اپنے چلنے کے وقت آپنے وہ پیشین گوئی کی تھی جسکو نواب وزیر الدولہ مرحوم اپنے وصایائے وزیری میں اسطرح سے لکھتے ہیں "کہ سید صاحب نے مولوی سید نذر محمد صاحب سے کہ وہ بھی اُسی لشکر میں حاضر تھے اپنے رخصت ہونیکے وقت یہ فرمایا تھا کہ اب جلد صلح ہو جاویگی اور فلان فلان شہر اور فلان فلان علاقہ سرکار انگریزی نواب صاحب کو دیویگی اور ایک زمانہ دراز گذرنے کے بعد انشاء اللہ تعالیٰ میں بھی ایک لشکر مجاہدینوں کا ساتھ لیکر نشانوں کے پھریرے اُڑاتا ہوا نواب امیر خانصاحب کے ملک سے گذر کرونگا" بعد ذکر کرنے اس پیشین گوئی کے نواب وزیر الدولہ مرحوم تحریر فرماتے ہیں کہ موافق اسی پیشین گوئی کے جو جو شہر اور ممالک آپنے بتلائے تھے ٹھیک وہی سرکار انگریزی نے ہمکو دیے اور صلح ہو گئی اور یہ ملک بھی محض برکت قدم سید صاحب کے نواب صاحب کو ملا تھا ورنہ اسوقت تک سب مورخ انگریزی لارڈ ہیسٹنگ کی اس پالسی پر طعن کرتے ہیں - مولوی جعفر علی نقوی نے آپکی بہت سی کرامات حین قیام بہ لشکر نواب امیر خان اپنی کتاب میں لکھی ہیں جنکو میں عمداً بخوف طوالت ترک کر دیتا ہوں - اِس سات برس کے قیام میں سید صاحب کی ذات با برکات سے نواب صاحب اور آپکے لشکر کو وہ ہدایت ہوئی کہ جسکا اثر اسوقت تک اُس عالی خاندان اور شہر کو سارے ہندوستان پر فوقیت دے رہا ہے -

پھر صاحب مخزن لکھتا ہے کہ سید صاحب کے دہلی میں پہونچنے سے ایک ہفتہ پہلے حضرت مولانا شاہ عبد العزیز صاحب نے یہ خواب دیکھا تھا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم جامع مسجد دہلی میں تشریف رکھتے ہیں اور ہر طرف سے خلقت واسطے زیارت رسول خدا صلعم کے دوڑی چلی آتی ہے سب سے اول شاہ صاحب موصوف نے جامع مسجد میں پہونچکر شرف زیارت اور قدمبوسی رسول مقبول صلعم کا [illegible]

سنہ ۱۲۳۱ھ

نواب امیر خان اور سرکار انگریزی کی صلح کی پیشین گوئی

سید صاحب کے دوبارہ رونق افروز دہلی ہونے سے پہلے شاہ عبدالعزیز کا خواب دیکھنا

اسوقت حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا عصا مبارک شاہ صاحب ممدوح کے ہاتھ مین دیکر فرمایا کہ اے عبدالعزیز
تو یہ عصا لیکر دروازہ مسجد پر بیٹھ جا اور جو کوئی میری زیارت کو آنا چاہے اول ہر ایک آدمی مشتاق زیارت
کا حال مجھ سے عرض کریں جس جس کیسکو مین اجازت دون اُسکو میرے سامنے لاؤ اور جسکو مین منع کردون
اُسکو میرے پاس نہ آنے دو چنانچہ شاہ صاحب موصوف وہ عصا لیکر دروازہ جامع مسجد پر بیٹھ گئے اور
ہر ایک شائق اور زائر کا حال بحضور سید الابرار جا جا کر عرض کرنے لگے پس جس کسیکو حضرت اجازت دیتے بہ زیارت
سے مشرف ہوتا اور جسکو منع فرمادیتے وہ دخول اور حصول زیارت سے روک دیا جاتا ایک عرصہ تک یہی کیفیت رہی اور ایک خلق کثیر
شرف زیارت سے مشرف ہوئے اس خواب کی صبحکو مولانا ممدوح واسطے ملاقات حضرت غلام علی شاہ صاحب جو اجلہ خلفا حضرت
شمس الدین شہید سے تھے تشریف لیگئے اور یہ رؤیا حقہ اُنسے بیان کرکے اُسکی تعبیر پوچھی حضرت غلام علی شاہ صاحب نے
اُسکے جواب مین فرمایا کہ یہ عجیب ماجرا ہے کہ آپ سے ثانی ہوکر تعبیر خواب کی مجھ سے پوچھو تب مولانا نے فرمایا کہ مین اس خواب
عجیب کی تعبیر آپکی زبان مبارک سے سُننا چاہتا ہون - غلام علی شاہ صاحب نے فرمایا کہ میرے ذہن ناقص
مین ایسا معلوم ہوتا ہے کہ بعد وفات سید حسن صاحب سول نما کے کہ جسکو ڈیڑھ سو برس ہوتے توجہ اور
ارادت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کی جانب ہدایت خلائق اس دیار سے موقوف ہوگئی تھی اب اس
خواب سے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ آپکے یا آپکے کسی مرید رشید کے ہاتھ سے وہ سلسلہ ہدایت کا جو ڈیڑھ سو برس
سے مسدود ہے پھر جاری ہوجاویگا - مولانا نے یہ تقریر سنکر فرمایا کہ میرے خیال ناقص مین بھی اسکی تعبیر
ایسی ہی معلوم ہوتی ہے - ایک ہفتہ اس خواب پر نہ گذرا تھا کہ سید صاحب دوبارہ رونق افروز دہلی ہوکر
بدستور سابق مسجد اکبر آبادی مین فروکش ہوے - اِن چھ برس کی محنت اور مشق مین جو آپنے بمعیت
لشکر نواب امیر خانصاحب عالم تنہائی اور جنگلون مین بہ لباس سپاہیانہ رکھی تھی ہر دو سلوک اپنے
کمال کو پہونچکر ایسے مصفا اور مجلا ہوگئے تھے کہ اُنکا عکس ہر ایک قلب سلیم پر پڑکر چکا چوند کئے دیتا تھا -
اب تو خلقت نے چارون طرف سے آپکی طرف رجوع کیا اور بقول شاعر اب تو یہ کیفیت ہوگئی ہے
سینۂ صاف سے اُسکے ہو خجل آئینہ + نور ایمان سے ہے قلب مصفی گوہر + حق مین گمراہون کے تاثیر
جو کچھ ہے اُسکی - جوشش خون مین کرے کام ایسا نشتر + ہو جو صحبت سے تیری تخلیہ تحلیہ + لاکھ
چلون سے بھی باطن مین نہوا تنا اثر - اسم اعظم کو جو پڑھکر کرے وہ کوہ پہ دم + ہون طلا جتنے ہین کہسار کے
سارے پتھر - ناخدا جوئے حقیقت کا ہے یہ کشتیبان . بحر ذخار طریقت کا حقیقی معبر + علم کو اسکے مگر علم لدنی
کہئے + جو کہ آتا ہے اُسے ہے وہ کسے مستحضر + مولانا عبدالقادر صاحب جو اُسی مسجد مین مقیم تھے اُنہین ایام
مین ایکروز مولوی عبدالحی صاحب کی ملاقات کو تشریف لیگئے اور اثنائے گفتگو مین اسرار صلوٰۃ وحضوری قلب کا